احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 7- دسمبر 1998ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر 43

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

☎ 213029

سوموار 7- دسمبر 1998ء 17 شعبان 1419 ہجری- 7 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 273

شکرِ نعمت کی دعا

حضرت شدادؓ بن اوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے امور دینیہ میں ثبات قدم کی دعا مانگتا ہوں اور رشد و ہدایت میں عزیمت کی دعا کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور حسین رنگ میں تیری عبادت کی توفیق چاہتا ہوں۔ اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب نوع آخر من الدعاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ قادیان 1998ء کے تعلق میں تفصیلی ہدایات

قناعت اور شکر ملتے جلتے مضمون کے دو نام ہیں

خوشیوں میں غریبوں کو کثرت سے شامل کریں تو یہ بہت مبارک خرچ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 4- دسمبر 98ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-4- دسمبر 1998ء- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جلسہ سالانہ قادیان کے ضمن میں اہم ہدایات عطا فرمائیں اور پھر شکر کے موضوع پر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ ساتھ سات دیگر زبانوں عربی، ترکی، بنگالی، انگلش، فرنچ، جرمن اور بوسنین میں رواں ترجمہ نشر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ البقرہ کی آیت 173 کی تلاوت کے بعد فرمایا کل سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ قادیان دارالامان کا 107 واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ایک دوسرے کے ساتھ کچھ گلے شکوے تھے بھی تو ان کو بالکل بھلا ڈالیں اور کوئی اختلافی بات نہ ہو۔ حضور نے فرمایا اس جلسہ پر غیر معمولی تعداد میں نومبایعین شامل ہو رہے ہیں۔ اتنے کہ اس سے پہلے قادیان کے جلسہ میں کبھی اتنے نومبائع شامل نہیں ہوئے۔ انہوں نے احمدیت کے سفیر بن کر واپس جانا ہے اور آنکھوں دیکھی کہانی بیان کرنی ہے۔ حضور نے فرمایا مہمانوں کی مناسب ضروریات کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے اس دفعہ 10- ہزار سے زائد نومبائع جلسے میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کو گرم کپڑوں کی ضرورت ہو، جوتی یا جراب چاہئے ہو۔ اس لئے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو اس نکتہ نظر سے نگاہ رکھنی لازم ہے۔ حضور نے فرمایا جلسہ کے انتظامات میں کمی بیشی سے درگذر کریں صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جس طرح برطانیہ کے جلسہ میں صفائی کا انتظام رہا ہے اسی طرح قادیان کا جلسہ بھی ہونا چاہئے۔ ممکن ہو تو ہر کسی کو ایک تھیلا فراہم کر دیا جائے تا کہ اپنی استعمال شدہ چیزیں وغیرہ اس میں ڈالیں حضور نے تاکید فرمائی کہ جلسہ پر نماز باجماعت کا اہتمام کرنا لازمی ہے۔ سب آنے والے نماز باجماعت پڑھیں تو قادیان کی ساری گلیاں جائے نماز بن جانی چاہئیں اپنی اپنی چادریں بچھائیں اور گلیوں میں نماز ادا کریں۔ حضور نے فرمایا جلسہ کے پروگراموں سے پوری طرح استفادہ کیا جائے اور پہلی تقریر سے آخری تقریر تک سب تقاریر سنی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔ اسکی عادت ڈالیں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں جو ذکر الٰہی آسمان کے کنگروں کو چھوتا ہے وہ دل سے نکلنے والا ذکر الٰہی ہے۔ حضور نے فرمایا دعاؤں کے ساتھ دواؤں کی بھی ضرورت ہے۔ نزلہ زکام انفلوئنزا کی روک تھام کی ہومیو پیتھی دوائیں حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرائیں۔ یہ دوائیں بکثرت ہر جگہ مہیا ہونی چاہئیں۔

بعد ازاں حضور نے شکر کے تعلق میں احادیث بیان فرمائیں ایک حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے یہ دعا سنائی۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور احسن طور پر تیری عبادات بجالانے کی توفیق مانگتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس دعا کو یاد کر لیں رمضان شریف آنے والا ہے۔ ایک اور حدیث کی یہ دعا حضرت صاحب نے بیان فرمائی۔ اے اللہ میں امور دینیہ میں ثبات قدم کی توفیق مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر جماعت احمدیہ کی یہ دعا قبول ہو گئی تو تمام مسئلے حل ہو جائیں گے۔ جماعت آئندہ دنیا میں روحانی انقلاب کے جس پروگرام پر عمل پیرا ہے اس کے پیش نظر اس دعا سے مسلح ہو کر چلیں تو کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی۔ سنن نسائی کے حوالے سے حضرت صاحب نے یہ دعا بیان فرمائی اور اس کے عربی الفاظ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دعا آسانی سے یاد ہو جائے گی۔ رَبِّ اَعِنِّی علٰی ذِکرِکَ وَشُکرِکَ و حُسنِ عِبادَتِکَ اے میرے رب مجھے اپنے ذکر کی، اپنا شکر ادا کرنے کی اور حسن عبادت کی توفیق عطا فرما۔

حضور ایدہ اللہ نے شکر کے ضمن میں یہ حدیث بیان فرمائی کہ جو کم احسانات کا شکر ادا نہیں کرتا وہ بڑے احسانات کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔ حضور نے فرمایا تھوڑے احسان کا شکر ادا کرنا اور قناعت ملتی جلتی چیز ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور ان کا ذکر کرنا بھی لازم ہے مگر یہ ذکر زبانی کافی نہیں بلکہ اسے آگے جاری کرنا بھی ضروری ہے ورنہ تو یہ محض زبانی تعلی بنکر رہ جائے گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے۔ اگر ایسا شکر کرو گے تو جماعت بنو گے ورنہ اکٹھے نہ رہ سکو گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو لوگ ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمت کرتے ہیں۔ مفت دوائیں فراہم کرتے ہیں یہ معمولی بات نہیں یہ بخشش کا بہانہ ہے اللہ اسکو کبھی نہیں بھلاتا۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا کہ پھٹے پرانے خستہ حال کپڑے غریبوں کو تقسیم کرنا صدقہ نہیں ہے۔ کپڑے اس وقت دیں جب ان کی حالت اچھی ہو اور کبھی کبھی نئے کپڑے بھی بنا کر یا خرید کر دیا کریں۔ ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پڑوسیوں کو دکھ نہ دو بلکہ امن میں رکھو۔ نیز فرمایا کہ کم ہنسا کرو زیادہ ہنسنا اچھا نہیں ہوتا۔

آخر میں حضور نے دعا کی کہ اللہ توفیق دے۔ قادیان کے باشندے جو سن رہے ہیں وہ غرباء کو قانع اور شکر گزار بنائیں۔

عالمی جلسۂ قادیان

دسمبر 1992ء میں یہ منفرد واقعہ رونما ہوا کہ قادیان کے لئے لندن میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت صاحب نے جو دلآویز خطاب فرمایا اس کے ابتدائی جملے یہ تھے۔

آج جماعت احمدیہ عالمگیر ایک ایسے عجیب جلسے میں شریک ہے جس کی کوئی مثال جب سے کائنات بنی ہے اس سے پہلے چاند اور سورج اور آسمان کے سیاروں نے دیکھی نہیں تھی۔ نہ نزدیک کے سیاروں نے ایسا منظر دیکھا نہ دور کے ستاروں نے، یہ واقعہ پہلی دفعہ آج ہوا ہے اور آئندہ ہوتا چلا جائے گا یہ ایک ایسا عجیب و غریب جلسہ ہے جو لندن سے لندن میں قادیان کے لئے منعقد ہو رہا ہے اور قادیان کے سامعین اور حاضرین جلسہ بھی اس جلسہ میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح مشرق بعید کی مختلف قومیں، کُل عالم کے تمام انسان آج اس جلسہ میں شرکت کی استطاعت پا چکے ہیں۔ دیکھنے والے جہاں ہوں گے، احمدی اور ان کے دوست اور ان کے مہمان آج مشرق میں بھی جلسے میں شریک ہیں مغرب میں بھی شریک ہیں۔ لاس اینجلز میں بھی آج جلسے کا دن ہے مگر اس وقت وہاں وقت اور ہے۔ آدھی رات کو دو بجے کا وقت ہو گا اور وہاں کرسمس کا دن اس رات کے ذریعے اختتام کو پہنچ رہا ہے مختلف جگہوں پر شرابوں کے نشے میں دھت حد سے زیادہ کھائے ہوئے مصیبتوں میں مبتلا کرسمس کی رات کاٹنے کے لئے اب اپنے بستروں کی طرف الگ ہو رہے ہوں گے اور احمدی تہجد کے وقت اُٹھ رہے ہیں۔ جلسے کی تیاری سے پہلے اس عالمی جلسے میں شرکت کے لئے اپنے بچوں کو جگا کر اپنے اپنے علاقوں میں جہاں جہاں بھی جانا ہے جہاں جہاں بھی سہولتیں مہیا ہیں وہاں اکٹھے ہو کر خدا کی یاد کے لئے اس پاک وقت میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ اسی طرح جاپان میں بھی اس وقت آج ہی کی شام کے سات بج چکے ہیں اور پاکستان میں اس وقت تین بجے سے کچھ زائد کا وقت ہو گا قادیان میں جو لوگ اس جلسے کو دیکھ رہے ہیں وہاں ساڑھے تین سے کچھ زائد کا وقت ہے۔ غرضیکہ دنیا کے تمام ممالک پر ایک سرسری سی اُڑتی ہوئی نگاہ ڈال کر دیکھیں یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ آج کے لمحات تمام دنیا کے چوبیس گھنٹے کے لمحات بنتے چلے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

مال کو اگر اپنا بنانا ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ تمہارا رہے گا

حضرت مسیح موعود سے محبت اور دین کی راہ میں خرچ کرنا لازم ہے

ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا مقابلہ کرتے رہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 6-نومبر 1998ء مطابق 6- نبوت 1377 ہش مقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور نے تشہد اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ صف کی آیات 11'12 کی تلاوت کی۔ مگر سہواً فرمایا کہ یہ سورۃ صافات کی آیات ہیں۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری کے توجہ دلانے پر آپ نے درستی کردی اور فرمایا۔

میرے ذہن میں تو سورہ صف ہی ہے شروع سے لے کر آخر تک 'لیکن اس قسم کی زبان کے غوطے کھاجایا کرتا ہوں اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ سب کے سامنے ظاہر ہے کہ ذہن میں ایک لفظ ہوتا ہے اور بعض دفعہ مضمون میں ڈوبا ہوا ایک دوسرا لفظ بیان کر رہا ہوتا ہوں۔ تو یہاں بھی یہی غلطی تھی جس کی طرف 'میں پرائیویٹ سیکرٹری کا ممنون ہوں کہ 'انہوں نے فوری توجہ دلادی۔ سورہ صف کی بات ہو رہی ہے۔ صافات کی نہیں۔ اور لکھا ہوا بھی سامنے سورہ الصف ہی ہے مگر خدا جانے کیوں ذہن پہ زبان پر الصافات ہی جاری رہا۔ ویسے صف اور الصافات میں ایک گہرا تعلق بھی ہے۔ صافات میں ان لوگوں کا بیان ہے جو صف باندھ کے خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور سورہ صف میں بھی انہی لوگوں کا بیان ہے جو صف باندھ کے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح دشمن سے لڑتے ہیں۔ تو مضمون کے ایک ہونے کی وجہ سے غالباً چونکہ دونوں میں ایک ہی مضمون بیان ہوا ہے اس لئے شاید میرے ذہن میں یہ لفظ الصافات رہا نہ کہ صف۔ اب درستگی کرلی ہے اب اس کے بارہ میں دوبارہ کسی کو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جمعہ میں جو اس قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں ان کو درست کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی جمعہ کے دوران ہی میں درست کر دیا کرتا ہوں اس لئے بغیر کسی ترمیم کے یہ خطبہ اسی طرح جاری ہونا چاہئے۔

اب میں پھر مضمون کی طرف واپس آتا ہوں۔ فرمایا گیا ہے (-) اے مومنو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر اطلاع دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گی۔ (-) وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کاش کہ تم جان سکتے۔ یہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سورہ الصف وہی سورۃ ہے جس میں جماعت احمدیہ کی خوشخبریاں دی گئی ہیں اور اس پہلو سے یہ صفات خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ پر اطلاق پا رہی ہیں جو اس سورۃ میں بیان ہو رہی ہیں۔ اس میں بہت سے مضامین مخفی ہیں یعنی بالکل مخفی تو نہیں مگر ان کے اندر مضمر اس طرح چلے آرہے ہیں کہ اگر ذرہ سا بھی غور کرو تو وہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک ایسی تجارت ہے جو دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ مضمرات یہ ہے کہ بہت سی دوسری تجارتیں ہیں جو دردناک عذاب سے نجات نہیں دیتیں۔ یہاں تجارت سے مراد محض کاروبار کی تجارت نہیں بلکہ صنعتوں کی تجارت بھی اس میں شامل ہے۔ ہر قسم کے معاملات جن سے انسان کو منافع نصیب ہوتا ہے۔ تو یہ تمام وسیع اقتصادی عوامل اس آیت کے پیش نظر ہیں جن کے ذریعے قوم کی معاشیات چلتی ہیں۔ پس پہلی بات تو قابل غور یہ ہے کہ کیا سب دوسری تجارتیں دردناک عذاب کی طرف لے جانے والی ہیں۔ کیا تجارتوں سے کلیتہً روکا جارہا ہے اور ایک ایسی تجارت کا ذکر کیا جارہا ہے جو باقی تجارتوں سے الگ ہوتے ہوئے دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ ہرگز نہیں کیونکہ جو تجارت بیان فرمائی جارہی ہے اس کی بنا بھی دوسری تجارتوں پر ہے۔ اگلی آیت میں یہ بات خوب کھول دی گئی ہے کہ تجارت سے جو تمہاری آمدنیں ہوں گی ان آمدنوں کے خرچ کے معاملے میں ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ وہ خرچ درست ہوں ورنہ وہ تجارتیں تمہیں دردناک عذاب کی طرف لے جائیں گی۔ تو تجارتوں سے نہیں روکا جارہا اقتصادی جدوجہد سے نہیں روکا جارہا بلکہ اس کے نتیجہ میں جو کچھ بھی حاصل ہوگا اس کو کس طرح خرچ کرنا ہے یہ بیان فرمایا جارہا ہے۔ اور ضمناً اس میں یہ بات داخل ہے کہ **وہ مال جس کو خدا تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی ہدایت دیتا ہے لازماً پاک و صاف ہوگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا مومنوں سے گندے اموال طلب کرے** تو کیسا خوبصورت ضمنی اشارہ موجود ہے کہ مومن تو وہی ہیں جن کی تجارتیں پاک اور صاف ہوا کرتی ہیں ان میں کوئی گند کی ملونی نہیں ہوتی۔ اور جو پاک وصاف تجارتوں کے نتیجہ میں ان کو حاصل ہوتا ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے اس کو مزید پاک کرتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں وہ ان کی عقبیٰ سنوار دیتا ہے۔ اور یہ بھی مضمر ہے کہ دنیا بھی سنوار دیتا ہے۔ ان کو دردناک عذاب سے نجات دی جائے گی یعنی ان لوگوں کو۔ دردناک عذاب سے مراد لازماً وہ عذاب نہیں جو آخرت کا عذاب ہے بلکہ اس دنیا میں بھی ایک دردناک عذاب ہے جو انسان اپنی زندگی ہی میں دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات انجام کے وقت اس کو دردناک عذاب دکھائی دیتا ہے۔ **چنانچہ بہت سے لوگ جنہوں نے روپے جوڑے اور عمر بھر اپنے خزانے بھرے جب موت کے قریب پہنچتے ہیں تو اس درد سے تڑپتے ہیں کہ ان کا انجام نیک نہیں ہوا۔**

کچھ بھی انہوں نے اپنے لئے آگے نہیں بھیجا۔ بسا اوقات ان کی اولادیں جن کو وہ پیچھے چھوڑ کے جارہے ہوتے ہیں ان کی زندگی ہی میں ایک دردناک عذاب کے لئے ان کو تیار کر رہی ہوتی ہیں۔ زندگی میں اس طرح تیار کرتی ہیں کہ زندگی بھر وہ ان کا رخ دیکھتے ہیں کہ ان کا رخ دنیا کی طرف ہو چکا ہے اور اپنے اموال کو خرچ کرنے میں وہ گندے مصارف اختیار کر چکے ہیں ایسے مصارف جن سے نظر آرہا ہے کہ جو کمائی انہوں نے محنت سے کی تھی ان کی اولادوں نے آگے ضائع کردی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جن کو یہ خطرہ درپیش ہوتا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نظر آرہا ہوتا ہے کہ اب یہ اولادیں ہاتھ سے نکلی جارہی ہیں۔ جو کچھ ہم نے کمایا سب کچھ ضائع کردیں گی۔ یہ دردناک عذاب کی تیاری ہے جو زندگی بھر ہوتی رہتی ہے۔ موت کے وقت اس کا آخری انجام دکھائی دیتا ہے کہ ہم نے تو اپنی اولادوں پر جو کچھ بھی خرچ کیا ضائع کردیا جو کچھ ان کے لئے پیچھے چھوڑیں گے وہ ان کو اور بھی زیادہ برباد کرے گا۔ تو دردناک عذاب سے مراد صرف یہی نہیں کہ آخرت میں ان کو دردناک عذاب ہوگا' وہ تو ہوگا ہی لیکن اس دنیا میں بھی وہ دردناک عذاب کا مزہ چکھ لیں گے۔ لیکن وہ مستثنیٰ ہیں؟ کون مستثنیٰ ہیں جو پاک طریقوں پر خدا کے سکھائے ہوئے اسلوب تجارت کو اختیار کرتے ہوئے ایسی تجارتیں کرتے ہیں جن میں کوئی گند کی ملونی نہیں ہوتی جو کچھ ان کو ملتا ہے پھر وہ اللہ ہی کی راہ میں خرچ کردیتے ہیں۔ یعنی جس حد تک توفیق ہے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ انفس کا خرچ بھی خدا کی راہ میں کرنا ضروری ہے۔ یعنی جانوں کے خرچ سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانی جانوں کو جو کچھ بھی عطا کیا ہے وہ اسی کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ مگر یہاں اموال کو پہلے مذکور فرمایا گیا اس لئے کہ وہ دور ایسا ہے جس میں مالی قربانی بھی نفسوں کی پاکیزگی کا موجب بننے والی تھی۔ اور ایک قسم کی ایک پیشگوئی ہے کہ وہ لوگ جو مالی قربانیاں کریں گے ان کے نفوس ان مالی قربانیوں کے نتیجے میں پاک ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دن بدن وہ پاک سے پاک تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اور اس کے نتیجے میں پھر وہ اپنے نفس بھی' یعنی وہ تمام طاقتیں جو خدا نے ان کو بخشی ہیں وہ بھی خدا کی راہ میں خرچ کریں گے۔ یعنی ان کے پاک ہونے کی علامت ان کے مزید خرچ ہوں گے۔ یہ بظاہر ایک عجیب سی بات دکھائی دیتی ہے۔ مگر روزمرہ کے تجربہ میں بالکل صاف دکھائی دینے والی چیز ہے۔ اللہ کی راہ میں جو شخص ایک بظاہر شروع میں کڑوا گھونٹ بھر کے' کچھ خرچ کرتا ہے جانتا ہے کہ اس خرچ سے مجھے کچھ تکلیف پہنچی ہے۔ تو یہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر نہ کہ دکھاوے کے لئے وہ کچھ خرچ کردیتا ہے' اس کی توفیق ہمیشہ بڑھائی جاتی ہے خرچ کرنے کی توفیق مال ہی تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایسا شخص پھر کچھ اپنا وقت بھی دین کے لئے خرچ کرنے لگتا ہے۔ اور اپنے علم کو بھی دین کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جو کچھ بھی اللہ نے اسے عطا کیا ہے جذبات' کیفیات' ہر چیز خرچ کرنے کا ایک ڈھنگ ہے اور رفتہ رفتہ اللہ اسے یہ ڈھنگ سکھاتا ہے کہ کس طرح اللہ کی راہ میں وہ سب کچھ دو جو اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔ یہ مضمون ہے جس کا جماعت احمدیہ سے بہت گہرا تعلق ہے اور آج چونکہ تحریک جدید کا نئے سال کا اعلان ہونے والا ہے۔ اس لئے میں نے اس مضمون کو آج کے لئے اختیار کیا ہے۔ اب اس مضمون کی مزید وضاحت میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات کی روشنی میں کرتا ہوں۔

پہلی حدیث تو "مسلم کتاب الزھد والرقائق" سے لی گئی ہے۔ یہ حضرت مطرفؓ کی حدیث ہے جو اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں "کہ میں' ان کے والد نے مطرفؓ سے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سورۃ الھٰکم التکاثر پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے اس کی تلاوت کے بعد فرمایا ابن آدم کہتا ہے میرا مال ہائے میرا مال' اے ابن آدم کیا کوئی تیرا مال ہے بھی؟ جو ایک بہت ہی لطیف انداز ہے انسان کو اس مال کے متعلق متنبہ کرنے کا جو وہ اپنا سمجھ رہا ہے۔ ہر شخص جو دنیا میں عارضی طور پر مالک بنایا جاتا ہے اللہ کی طرف سے وہ اسے اپنا ہی مال سمجھتا ہے مگر ایک یہ بھی کہنے کا انداز ہے کہ اے ابن آدم کیا تیرا کوئی مال ہے بھی سوائے اس مال کے جو تو نے کھایا اور ختم کردیا وہ اب تیرا کہاں رہا؟ جو انسان نے کھایا اور خرچ کر کے ختم کردیا وہ تو اب اپنا مال نہیں ہے۔ جو پہن لیا وہ پہن لیا' جو بوسیدہ ہوگیا وہ ختم ہوگیا وہ تیرے کام کا نہیں۔ ہاں جو تو نے صدقہ دیا وہ تیرے لئے اگلے جہان میں فائدے کا موجب ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ تو اگلے جہان کے لئے بھیج چکا ہے۔ اب وہ بھی تیرا مال نہیں رہا تو نے اللہ کی راہ میں قربان کردیا اسے آگے بھیج دیا اب آگے جا کے دیکھے گا کہ اس کا کیا بنا تھا۔ تو جو بچوں کے لئے پیچھے چھوڑ دیا وہ تو مرتے وقت اپنا رہتا ہی نہیں کسی اور کا ہو جاتا ہے۔ تو کتنا لطیف انداز ہے یہ سمجھانے کا کہ ابن آدم خواہ مخواہ شور مچاتا ہے میرا مال میرا مال اس کا مال ہے ہی کچھ نہیں وہم ہے صرف۔ جو خرچ کیا وہ جیسا کہ میں نے عرض کیا وہ تو رہتا ہی نہیں اس کا۔ ہاں خرچ کرنے سے پہلے کوئی مال اس کا ضرور ہوتا ہے اور یہ اس میں مضمر ہے۔ یہ مراد نہیں کہ ہے ہی کچھ نہیں بالکل' مراد ہے کچھ ہے تو سہی مگر اس کا وہ تب بنے گا اگر اس کا خرچ اچھا ہوگا۔ اور یہ وہی مضمون ہے جو قرآن کریم کی ان آیات میں بیان ہوا جو میں نے پہلے بیان کر دیا تھا۔ اپنا مال اگر بنانا ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ تمہارا رہے گا۔ جو اس دنیا میں خرچ کرو گے وہ بھی تمہارا ہوگا۔ جو اس دنیا کے لئے آگے بھیجو گے وہ بھی تمہارا ہی ہوگا باقی سب کچھ خرچ تو کرو گے مگر خرچ کے ساتھ ساتھ ہی تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور تمہارا نہیں رہے گا۔ یہ مضمون وہ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) نے بہت سے اقتباسات میں' حضرت مسیح موعود (-) نے ملفوظات میں یا اپنی کتب میں مختلف رنگ میں ان آیات کے مضمون کو کھولا ہے۔ سب سے جو پیارا اقتباس' اس پہلو سے کہ جماعت احمدیہ کو اتنے پیار اور محبت سے مخاطب فرمایا ہے کہ شاید ہی کسی اور تحریر میں اس طرح بے ساختہ پیار پھوٹ رہا ہو جس طرح اس عبارت میں ہے' جو فتح اسلام صفحہ 34 سے لی گئی ہے۔

"اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" اتنا عظیم محبت کا اظہار ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ "اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" حضرت مسیح موعود (-) کا ایک درخت وجود تھا اور

اس میں وہی شاخیں آپ کی تھیں جو سرسبز تھیں اور جو خشک ٹہنیاں ہر سرسبز درخت میں لگتی ہی رہتی ہیں وہ سرسبز درخت کی نہیں رہتیں۔ تو یہ عرفان کی شان ہے کہ آپ نے وہی مضمون جو ان آیات میں بیان ہوا ہے جس کی مزید وضاحت حدیث نے کی ہے اسی مضمون کو ایک نئے انداز میں پیش فرمارہے ہیں۔ فرمایا بظاہر میری جماعت میں تمہیں خشک ٹہنیاں بھی دکھائی دیں گی' وہ تو ہر درخت کا حصہ ہوا کرتی ہیں ہر درخت ان خشک ٹہنیوں کی پہلے آبیاری خود کیا کرتا ہے' ان کو اٹھاتا ہے ان پر خرچ کرتا ہے یعنی درخت بھی اگر زندہ ہو اور باشعور ہو' زندہ تو ہے مگر اس طرح باشعور نہیں جس طرح ہم سمجھتے ہیں مگر وہ جانتا ہوگا درخت اس صورت میں کہ جو کچھ بھی میں نے ٹہنیوں پر خرچ کیا ہے جو بعد میں خشک ہوگئیں وہ میرے وجود کا حصہ تھا۔ میری محنت کی کمائی تھی۔ اور وہ ٹہنیاں جو خشک ہوگئیں وہ ہاتھ سے جاتی رہیں' وہ اپنی نہ رہیں۔ تو حضرت مسیح موعود (-) نے بھی اپنے درخت وجود میں ان شاخوں کا ذکر فرمادیا جو جماعت سے تو وابستہ ہیں' حضرت مسیح موعود (-) کے درخت وجود کی طرف منسوب ہوتی ہیں مگر خشک ہوچکی ہیں ان میں کوئی تروتازگی نہیں ہے' ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہوگا یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ بعض دفعہ خشک ٹہنیاں بھی ہری ہو جایا کرتی ہیں اور بعض دفعہ جب ہری نہ ہوں تو جلانے کے کام آتی ہیں اور اسی لئے قرآن کریم نے جہنم میں جلنے والے لوگوں کا ایندھن کے طور پر بھی ذکر فرمایا ہے (-) جہنم میں انسان گویا اس طرح جلیں گے جیسے لکڑیاں جلتی ہیں۔ تو یہ خشک ٹہنیاں وہ ہیں جن کے متعلق دو امکانات ہیں۔ ایک احتمال ہے اور ایک امکان ہے۔ احتمال یہ ہے کہ یہ خشک ہی رہیں اور اسی حال میں اگلی دنیا کے لئے روانہ ہوں کہ وہ جہنم کا ایندھن بننے کے سوا اور کوئی کسی کام میں استعمال نہیں کی جاسکتیں۔ اور دوسرا جو امکان ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کے ان انتباہات پر غور کر کے ان کی گہرائی میں اتر کے ہر خشک ٹہنی جس کا ایک زندہ درخت سے تعلق ہے' وہ زندہ درخت سے مزید تعلق قائم کر کے اپنی رگوں میں صحت مند' وہ خون تو نہیں ہوا کرتا مگر خون ہی کی ایک قسم ہے' صحت مند مادہ' صحت مند مائع دوڑائے جس سے رفتہ رفتہ خشک ٹہنیاں بھی پھلنے اور پھولنے لگتی ہیں۔ اور یہ ایک عام مضمون ہے جس کا سب دنیا کو علم ہے کہ خشک ٹہنیاں جب تک وابستہ رہیں ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زندگی کے امکانات ہوا کرتے ہیں۔ اگر وابستہ نہیں رہیں گی تو پھر کوئی امید بہار نہیں ہوتی اسی کے متعلق کہا گیا ہے۔

"وابستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ"

یعنی خزاں میں بھی تو وہ ٹہنیاں جو درخت سے لگی ہوئی ہوتی ہیں ساری کی ساری خشک دکھائی دیتی ہیں یعنی بعض درختوں میں تو ایک بھی سرسبز ٹہنی دکھائی نہیں دیتی ان کو خدا پھر زندہ کرتا ہے نا! اس لئے کہ بہار آجاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود (-) نے بھی تو خشک ٹہنیوں ہی کو زندہ کیا۔ فرماتے ہیں۔

"بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں"

تو یہ اس خزاں میں جو بہار آگئی ہے اس بہار سے جو درخت پھوٹتے ہیں ان میں سے بھی پھر بہت سے خزاں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یعنی چاروں طرف بہار ہی کا منظر ہوتا ہے لیکن بدنصیبی کہ کچھ ٹہنیاں پھر خشک ہونے لگتی ہیں۔ جو خزاں میں سوکھتی ہیں ان کا قصور نہیں۔ مگر جو بہار میں سوکھ جائیں وہ بہت قصوروار ہوا کرتے ہیں۔ خزاں کے سوکھے ہوؤں کو آگ میں ڈالنا تو بسا اوقات بیوقوفی ہوگی کیونکہ زمیندار کو پتہ ہے کہ یہی درخت ہرا بھی ہو سکتا ہے اور اکثر خزاں کا خشک دکھائی دینے والا درخت بہار میں ہرا ہو جایا کرتا ہے۔ تو جو جلد بازی سے کام لے اور اس کو کاٹ کے ایندھن کے طور پر استعمال کرے وہ انتہائی بیوقوفی کر رہا ہوگا اور اپنے آپ کو خود نقصان پہنچا رہا ہوگا۔ اس لئے خزاں کا سوکھا ہوا جہنم میں نہیں ڈالا جاتا لیکن بہار کا سوکھا ہوا اس بات کا سزاوار ہے کہ اسے جہنم میں جھوک دیا جائے سوائے اس کے کہ وابستہ رہے اس امید پر کہ شاید مجھ پر بہار آجائے۔ تو احمدی بھی دو قسم کے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو وابستہ رہتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اتنے مر جاتے ہیں ایسے بے روح ہو جاتے ہیں کہ پھر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا تو اس جماعت میں رہنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں بہتر ہے کہ ہم دنیا کے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس جماعت سے کلیتہً تعلق کاٹ لیں۔ پھر جو سرسبزی ان کو دکھائی دیتی ہے وہ محض دھوکہ ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ ایک دنیا کی سرسبزی ہے جو جتنا ان کو بڑھائے گی اتنا ہی بڑا وہ ایندھن بنیں گے۔ تو یہ مضمون قرآن کریم نے بہت سی اور آیات میں بڑے لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے کہ دنیا کی روئیدگی دنیا کی سرسبزی کوئی بھی فائدہ نہیں دیتی۔ تو دیکھنے میں بعض دفعہ لگتا ہے۔ پس وہ لوگ جو امید بہار رکھتے ہوئے درخت کے ساتھ اپنا تعلق نہیں توڑتے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر شاید اللہ کا رحم ہو اور ہم پھر زندہ ہو جائیں تو وہ خوش نصیب لوگ ہیں۔ جو تعلق توڑ لیتے ہیں وہ پھر ہمیشہ کے لئے اپنی دنیا اور اپنی عاقبت کے انجام کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود (-) کے اس کلام کو غور سے سنو اور جس حد تک ہو سکے اس سے استفادہ کرو۔ "اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی۔ اپنا آرام۔ اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے" یہاں چونکہ سرسبز شاخیں مخاطب ہیں اس لئے وہ ابھی تک یہی رد عمل دکھاتی ہیں جب بھی ان کو کوئی تحریک کی جائے وہ آگے بڑھ کر اس تحریک پر لبیک کہنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور ہمیشہ ہر بار قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یاد رکھیں یہاں اولین طور پر سرسبز شاخیں مراد ہیں۔ "میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا۔" یہاں لازمی چندے مراد نہیں ہیں طوعی چندے مراد ہیں جیسا کہ تحریک جدید ہے۔ جیسا کہ وقف جدید ہے۔ لازمی چندے وہ ہیں جن کو جماعت نے حضرت مسیح موعود (-) کے ارشادات کی روشنی ہی میں اپنے اوپر بحیثیت جماعت' اور افراد پر' ان پر ذمہ داریاں ڈالتے ہوئے بحیثیت جماعت اختیار کر لیا ہے۔ اس جماعت میں' جماعت کے فیصلہ میں ساری جماعت داخل ہے۔ پس جو اپنے اوپر خود لازم کر چکے ہیں یہاں وہ بحث نہیں ہو رہی۔ اس میں تمام قسم کی وہ تنظیمات جو فیصلہ کر کے ایک چندے کو اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں وہ بھی شامل ہیں یعنی خدام الاحمدیہ' انصار اللہ' لجنہ اماء اللہ جتنی بھی جماعتی تنظیمات ہیں ان میں چندوں کے لازم ہونے کی آگے قسمیں بنائی گئی ہیں۔ مرکزی چندہ' چندہ عام کہلاتا ہے۔ طوعی لازمی چندہ' وصیت کا چندہ ہے۔ پھر اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ کا چندہ انصار اللہ لجنہ اماء اللہ وغیرہ ان سب کے چندے' اطفال کے چندے یہ لازم تو ہیں مگر مل کر جماعت نے خود لازم کئے ہیں۔ جو تحریک جدید کا یا وقف جدید کا چندہ ہے یہ ان معنوں میں لازم نہیں ہے۔ اگر کوئی بنیادی سب چندے ادا کر رہا ہو اور یہ چندہ نہ دے تو جماعت کی طرف سے اس پر کوئی حرف نہیں رکھا جا سکتا۔ کہہ سکتے ہیں وہ جماعت کا حصہ ہے۔ لیکن اولین اور سابقین میں شمار نہیں ہو سکتا وہ۔ جو آگے بڑھنے والے' سبقت لے جانے والے ہیں ان میں تو شمار نہیں ہوگا مگر جماعتی نظام کے لحاظ سے عہدے ہر قسم کے اس کو ملیں گے' ووٹ دینے کا حق ہوگا نظام جماعت کی دوسری دلچسپیوں میں پوری طرح حصہ لینے کا اس کا حق ہوگا ان حقوق سے اس کو نہیں روکا جا سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود (-) اس بات کو جانتے تھے کہ ان سب لازمی چندوں کے علاوہ بھی اگر زائد طور پر میں کچھ طلب کروں تو یہی وہ لوگ ہیں جو اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ اس لئے فرما رہے ہیں کہ میں تم پر فرض نہیں کرتا۔ اب تم اپنے حالات دیکھو اور ہر ایک کے حالات مختلف ہیں۔ اپنی توفیق کا جائزہ لو اور اس کے مطابق جتنا دل چاہتا ہے خدا کی راہ میں بڑھ بڑھ کر خرچ کرو۔ یہ اب ایسی نیکی ہے جس کا فیصلہ تم نے خود کرنا ہے اور بعینہٖ یہی طریق تحریک جدید اور وقف جدید میں جاری ہے۔ پہلے ایک سلسلہ شروع ہو گیا تھا جس کو کہتے تھے کہ 12 روپے کم سے کم ضرور دو' 6 روپے ضرور دو میں نے اس سلسلے کو ختم کر دیا کیونکہ حضرت مسیح موعود (-) کے ان فیصلوں کی روشنی میں کھلی چھٹی دینا زیادہ بابرکت ہے۔ اور جب میں نے منع کیا تھا تحریک جدید وغیرہ کو کہ اب تم نے لازماً یہ نہیں کہنا کہ 6 سے کم نہیں لیں گے 6 ضرور دو یا 12 ضرور دو یا 50 ضرور دو بلکہ کھلا چھوڑ دو' تو مجھے بعض احتجاجی خطوط ملے ان تنظیموں کی طرف سے کہ اس طرح تو ہمارے چندے کم ہو جائیں گے۔ میں نے کہا کم نہیں ہوں گے بہت بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود (-) جو اپنی جماعت پر ایک حسن ظن کی توقع رکھ رہے ہیں یہ ہو نہیں سکتا کہ حضرت مسیح موعود (-) کے سرسبز درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہوں اور وہ پھل دینے میں کنجوسی دکھائیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر پھل دیں گی۔ اور بعینہٖ یہی ہوا۔ پچھلی تاریخ جو خدام الاحمدیہ کی چندوں کی آپ کے سامنے پیش کی جائے اس پر غور کر کے موازنہ کر کے دیکھیں آپ حیران رہ جائیں گے۔ اس فیصلے کے بعد ہر اگلا سال پہلے سے زیادہ اموال لے کے جماعت کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ لوگوں نے پہلے سے بڑھ بڑھ کر اموال جماعت پر نچھاور کئے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جگہ مجھے روکنا پڑا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ اس دوڑ میں اپنی طاقت سے بھی کچھ آگے بڑھ رہے ہیں۔

ایک دوڑ تو وہ ہے الھٰکم التکاثر تمہیں دنیا کے اموال کی کثرت حاصل کرنے نے غافل کر دیا۔ اپنے مال سے اپنے انجام سے غافل کر دیا ایک وہ دوڑ ہے جس میں اپنے مال خرچ کرنے کی دوڑ ہے۔ اور جس طرح دوڑوں میں بعض دفعہ یہ ہوا کرتا ہے کہ آگے بڑھنے کے شوق میں طاقت سے بھی بڑھ جاتے ہیں لوگ اس کا پھر برا اثر ان کے دلوں پر پڑتا ہے ان عضلات پر پڑتا ہے۔ فوراً ظاہر نہ بھی ہو تو بعد میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو بعض دفعہ روکنا پڑتا ہے اور میرا تو یہی تجربہ ہے کہ بہت جگہ میرے روکنے پر لوگ رکے ہیں ورنہ اس سے پہلے بے دریغ خرچ کر کے ایک دوسرے سے خرچ زیادہ کرنے کا مقابلہ' اچھا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ جب یہ تاکید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے کی ہے تو امریکہ کے تحریک جدید کے چندوں پر وقتی طور پر بُرا اثر پڑا لیکن در حقیقت وہ بُرا اثر نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ طوعی چندوں میں اتنا نہ زیادہ خرچ کریں کہ آپ کے روزمرہ کے چندوں پر بھی اس کا اثر پڑنا شروع ہو جائے۔ اور آپ کی تجارتوں پر اس کا ایسا اثر پڑے کہ پھر آئندہ نسبتاً کم کمائیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے کم ہاتھ میں پائیں۔ یہ جب سمجھایا گیا تو بہت سے لوگ جو بے حد خرچ کر رہے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ میں نسبتاً توازن اختیار کیا اور اپنے ہاتھ کچھ روکے۔ لیکن میرے جائزے کے مطابق ان کے عمومی چندوں میں کمی نہیں آئی لیکن اس تنبیہہ کے بعد تحریک جدید کے چندے میں کچھ کمی آئی ہے اور امریکہ جیسی جماعت جو بہت آگے تھی انہوں نے محسوس کیا۔ امیر صاحب کا درد دل کا اظہار مجھے پہنچا ہے کہ ہم اس بارے میں مجبور ہیں آپ کی جو ہدایتیں تھیں ان پر عمل کیا ہے اور اب اس میں کچھ کمی دکھائی دے رہی ہے۔ شرمندگی ہے۔ ان کو میں نے تسلی دلائی اور اب بھی میں تسلی دے رہا ہوں کہ ہرگز شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ **میری ہدایات کے نتیجہ میں اگر وقتی طور پر چندوں میں کمی بھی آئے تو یاد رکھیں اس کے بعد وہ بہت بڑی بڑی برکتوں پر منتج ہو گی۔**

ہمیشہ سے میرا یہی تجربہ ہے وقتی طور پر کچھ کمی محسوس ہو بھی تو آئندہ اللہ کے فضل سے وہ کمی بہت زیادہ اضافوں میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود(-) نے یہ معاملہ یوں بیان فرمایا "معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا۔" کر سکتا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کر نہیں سکتے تھے۔ مطلب تھا کروں گا تو تمہیں مشکل پڑ جائے گی۔ اس لئے نہیں کر سکتا یہ مجبوری ہے "تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ اے میرے عزیزو اے میرے پیارو۔ اسی کی طرف اشارہ ہے **"میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے" اب اس میں بہت گہری حکمت کا راز کھول دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) سے محبت اور دین حق کی راہ میں خرچ کرنا لازم ہے'** اس بات کو لازم کر دیتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کو پہچانے تو سہی۔ اگر کوئی شخص پہچان جائے تو یہ ایک اتنی عظیم نعمت ہے جس کی 13 صدیاں انتظار کر رہی تھیں۔ اب ہمیں نصیب ہوئی ہے ہم کیوں اس پیارے وقت کو ہاتھ سے ضائع ہونے دیں۔ وہ تو ہمہ وقت اسی سوچ میں رہتے ہیں کہ کسی طرح اس وجود سے زیادہ گہرا اور گہرا تعلق رکھیں اور جو تعلق رکھتا ہے وہی میرے عزیزوں میرے پیاروں کی ذیل میں آتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں "جو مجھے پہچانتا ہے' مجھے کون پہچانتا ہے صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں" اللہ کی طرف سے آئے ہوئے ہوں ان کو جو جانتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے ان کی بہت آؤ بھگت کرتے ہیں دنیا کے بھیجے ہوؤں کی بھی لوگ کرتے ہیں مگر جو یہ جان لے کہ اللہ کی طرف سے ایک نمائندہ بن کر آیا ہے کس طرح وہ اس پر اپنی جان اور اپنے اموال نچھاور کریں گے۔ یہ تصور بھیجے ہوئے کے ساتھ بندھا ہوا تصور ہے۔ جتنا زیادہ یقین ہو کہ اس وجود کو اللہ نے بھیجا ہے اور ہماری خاطر بھیجا ہے اتنا ہی زیادہ اس سے محبت بڑھے گی اور اتنا ہی اس کے کہنے پر خرچ کی استطاعت بڑھے گی۔ اور پھر ساتھ یہ بھی فرمایا "دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے (یعنی اخروی دنیا کا) وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ (یہ سلسلہ وہ ہے جو جاری رہے گا) **جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں"** تو یہاں درخت وجود کی شاخوں کی تمام تفصیلات بیان ہو گئیں ہیں۔ پیوند کر کے جڑ جانا' جو خون اس کی رگوں میں دوڑ رہا ہے وہ آپ کی رگوں میں دوڑنے لگے اس کو کہتے ہیں پیوند۔ پھر فرمایا **"میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے۔ جو شخص میرے پاس آتا ہے وہ ضرور اس روشنی سے حصہ لے گا"** میں ایک نور ہوں' نور لے کے آیا ہوں ایک چراغ میرے ہاتھوں میں روشن ہے جس کو میں اٹھائے ہوئے ہوں۔ جو بھی آئے گا لازماً وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔ اب حصہ دینے کا ارادہ ہو یا نہ ہو جس نے چراغ تھاما ہوا ہو جو بھی اس کے پاس آئے گا اس سے استفادہ کرے گا۔ ایک ایسی طبعی بات ہے جس کو ہٹایا جا ہی نہیں سکتا۔ جو ہو کر رہے گی پس فرمایا میں صاحب چراغ ہوں جو بھی میرے پاس آئے گا اسے ضرور روشنی ملے گی اسے ضرور فائدہ پہنچے گا۔ "مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔" اب دور بھاگتا ہے کا مضمون اچھی طرح سمجھ لیں تو پھر میں اس اقتباس کو ختم کرتا ہوں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ چراغ کے گرد نہیں رہ رہے۔ حضرت مسیح موعود(-) کے گرد تو "لالہ ملاوامل" بھی تو بستے تھے اور بڑے بڑے دشمن بھی بستے تھے لیکن وہ چراغ کے پاس رہتے ہوئے بھی روشنی سے حصہ نہیں لے رہے۔ دور بھاگنا جسمانی طور پر دور بھاگنا نہیں۔ وہ بھی اس کا دور ہونے کا ایک نتیجہ ضرور ہے۔ بعض لوگ جسمانی لحاظ سے بھی دور بھاگ جاتے ہیں مگر یہاں مراد یہ ہے کہ چراغ کی روشنی دیکھنے سے جس حد تک کوئی محروم ہوتا چلا جائے' اس کو بصیرت ہی نصیب نہ ہو' اس کو بینائی ہی نہ ملے' وہ اسی تک حضرت مسیح موعود (-) سے دور ہٹتا چلا جائے گا۔ اور وہ اس چراغ کی روشنی سے 'بظاہر اس کے قریب رہنے کے' پھر بھی حصہ نہیں پائے گا۔ پس فرمایا "جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے" اب دور بھاگنے کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں ایک بدگمانی بھی ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) کی زندگی میں بے انتہا نشانات دکھائے گئے لیکن بعض نشانات میں بعض دفعہ ایک ایسا ابہام کا پہلو ہوا کرتا تھا کہ جن کے دلوں میں مرض ہوتا تھا وہ تو بدگمانی میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ جن کے دل صدق اور یقین پہ قائم ہوا کرتے تھے' جنہوں نے اس نور کو خود دیکھا ہوا ہو وہ سایوں سے دور نہیں بھاگتے۔ اس نور کے سائے بھی ہوا کرتے ہیں یعنی کچھ ایسے امور ہوتے ہیں جو بیچ میں اس طرح کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اس نور کی روشنی بظاہر ایک جگہ نہیں پڑ رہی اور ایک سایہ سا دکھائی دیتا ہے۔ پس جو ہمیشہ نور کو دیکھتے رہیں اس سایوں کی وجہ سے نور سے کیسے دور بھاگ سکتے ہیں۔ بدظنی کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بعض اموروں میں سایہ دیکھیں تو نور ہی کو چھوڑ دیں اور اس سے پیچھے ہٹ کر دور بھاگ جائیں۔ وہ لوگ ہیں جو پھر ہمیشہ ظلمت میں ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ آخری تنبیہہ ہے جو حضرت مسیح موعود (-) نے فرمائی ہے **"جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔" پھر ایسی ظلمت سے نکلنا اس کے بس میں نہیں** چونکہ وقت اب تھوڑا ہے اور تحریک جدید کی جو رپورٹ پیش کرنی تھی وہ رپورٹ شاید پوری پیش نہ ہو سکے اگر میں ان اقتباسات کو پڑھتا رہوں۔ اس لئے بہتر ہے کہ اب میں رپورٹ پڑھنی شروع کر دوں۔ ایک چیز' ایک اقتباس حضرت مسیح موعود(-) کا آخر پر میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ ایک اقتباس الحکم جلد 7 نمبر 25 صفحہ 8 پر درج ہے وہ میں آپ کے سامنے ضرور رکھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا **"پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں" اس زمانے میں حاضر کو تاکید تو ممکن تھی غائب کو تاکید کیسے ہوئی؟ وہ غائب تک بات پہنچانے والے کچھ پہنچاتے ہوں گے تو پہنچتی ہو گی۔ مگر یہ زمانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ آ گیا ہے کہ ہر حاضر بھی میرے مخاطب ہے اور ہر غائب جو میری نظر سے تو غائب ہے مگر دور بیٹھے مجھے دیکھ رہا ہے' مجھے سن رہا ہے میں اس سے غائب نہیں ہوں۔** تو وہ غائب جو میری باتیں سن رہا ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے ان باتوں کو بیان کرتے ہوئے وہ سب مخاطب ہیں۔ فرمایا "میں تم سے ہر ایک کو جو حاضر ہے یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔" یہ ایک عظیم تحریک ہے جسے ہمیں ہمیشہ جاری کرنا چاہئے جس کے متعلق ہم بسا اوقات غفلت کر جاتے ہیں۔ لوگ خود چندہ دے دیتے ہیں اور چندوں سے آگاہ کرنے کا کام سیکرٹری مال یا سیکرٹری تحریک جدید وغیرہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ایک روزمرہ کی عادت بنانی چاہئے۔ اپنی بیوی بچوں کو ہی نہیں بلکہ اپنے دوستوں وغیرہ کو بتاتے رہا کریں کہ دیکھو یہ تحریک چلی ہے کیا تم شامل ہو؟ اور اپنے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ان کو سکھایا کریں۔ کہ **ہمارا ابھی تو ایک یہ حال تھا ہم**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی وقت میں چندوں کے معاملے میں کنجوس ہوتے تھے اب اللہ تعالیٰ نے ہمارے دن پھیر دیئے ہیں اور اب ہم پر سچائی کا روشن سورج طلوع ہو چکا ہے۔ اب ہم نے دیکھا ہے کہ ہم جو بھی خرچ کرتے ہیں اللہ بڑھا چڑھا کر ہمیں دے دیتا ہے۔ ہمارے اموال میں برکت ڈالتا ہے ہماری مصیبتیں دور فرماتا ہے ہمارے کئی قسم کے دکھ جن میں مبتلا ہو سکتے تھے' ابتلاء سے پہلے ہی دور فرما دیتا ہے۔

تو چندوں کی برکت سے اس طرح آگاہ کرنا جیسے عموماً سیکرٹری مال آگاہ نہیں کیا کرتے وہ تو صرف یہ بتاتے ہیں کہ آپ کا رجسٹر میں نام نہیں لکھا ہوا۔ مگر صاحب تجربہ لوگ حضرت مسیح موعود (-) کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیں "اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ ہر **ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو۔ یہ ساری جماعت کا کام ہے یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں آئندہ ہاتھ سے چلا جائے گا۔** کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے" یہ جو آخری اقتباس کا حصہ ہے یہ بھی کچھ وضاحت طلب ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اس آیت کریمہ میں پہلے مالوں کا ذکر ہے۔ تو مال تو مانگے جا رہے ہیں مگر بعد میں انفس کا ذکر بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کیوں فرما رہے ہیں کہ انفس نہیں مانگے جا رہے؟ دراصل حضرت مسیح موعود (-) نے دوسرے اقتباسات میں یہ وضاحت فرما دی ہے کہ مال خرچ کرو اور مال صرف وہی نہیں جو تمہارا صندوقوں میں بند ہو یا بینکوں میں جمع ہو۔ مال کے وسیع تر مضمون میں تمہاری جان تمہاری صلاحیتیں دماغی ہوں یا روحانی' قلبی ہوں وہ ساری مراد ہیں۔ لیکن جو فرما رہے ہیں جانیں نہیں مانگی جا رہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ دین کے ابتدائی زمانے میں جب کہ واضح طور پر جانوں کے جہاد کے لئے بلایا جاتا تھا' اس سے فرق ہے۔ اب جانیں قربان تو کرتے ہو مگر اس لئے نہیں کہ تم جانی جہاد کی طرف بلائے جا رہے ہو۔ دنیا کے کسی ملک میں بھی جماعت احمدیہ کو یہ ہدایت تو نہیں دی جا رہی کہ تلواریں اٹھاؤ اور لڑنا شروع کر دو۔ اگر اس راہ میں اس طرح قربان ہوتے تو اس کو انفس کی وہ قربانی کہتے جو حضرت مسیح موعود (-) کے پیش نظر ہے مگر دینی جہاد کر رہے ہوں۔ جہاں تلوار نہیں اٹھا رہے لیکن جانیں پھر بھی جا رہی ہیں ان کی نفی مراد نہیں ہے ایسی اطلاعیں تو آج بھی ملتی رہتی ہیں کہ احمدیوں کی جانیں ان سے چھین لی گئیں بظاہر اور دراصل تو وہ خدا کے سپرد ہوئیں مگر دشمن نے بظاہر ان سے چھین لیں۔ یہ جانیں اس لئے نہیں چھینی گئیں کہ انہوں نے تلوار کا جہاد کیا تھا۔ اس لئے چھینی گئیں کہ خدا کی راہ میں وہ اپنے مال اور اپنی ساری صلاحیتیں خرچ کر رہے تھے اور موت سے زندگی کی طرف بلا رہے تھے۔ اس کا بدلہ ظالم نے یہ دیا کہ ان کو بظاہر موت کی طرف بلایا لیکن فی الحقیقت سوائے اس کے کامیاب نہیں ہو سکا کہ ان کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر گیا۔ تو یہ کچھ اشتباہات حضرت مسیح موعود (-) کی تحریرات پر پورا غور نہ کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ میں اپنی طرف سے تو ایک چھوٹی سی عبارت پڑھتا ہوں مگر جب ان اشتباہات کو دور کرنے کی طرف توجہ کرتا ہوں تو وقت زیادہ لگ جاتا ہے۔

تو اب صرف اتنا سا وقت رہ گیا ہے کہ جو رپورٹ شعبہ مال نے بڑی محنت سے تیار کی ہے اس کا خلاصہ میں آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ جو بنیادی کہنے والی باتیں تھیں وہی یہی ہیں جو میں نے کہہ دی ہیں۔ اب جماعتوں کو شوق بھی ہوتا ہے کہ ہمارا ذکر آئے اور اس ذکر کے نتیجہ میں دعا ہو اس لئے اب میں مختصراً ان کا ذکر کرتا ہوں۔ پہلے تاریخ۔ **تحریک جدید کا آغاز 1934ء میں ہوا۔ 31۔ اکتوبر 1998ء کو پورے 64 سال گزر چکے ہیں۔** اس تحریک میں بعد میں دفاتر کے اضافے ہوتے رہے ہیں۔ دفاتر سے مراد یہ ہے کہ ایک رجسٹر ان لوگوں کا تیار ہو گیا جنہوں نے شروع میں حصہ لیا پھر وہ رجسٹر تنگ ہو گیا اور ضرورت ہوئی کہ ایک اور دفتر قائم کیا جائے جو نئے آنے والوں کے رجسٹر کا حساب رکھے تو اس طرح تحریک جدید کے کام بانٹے گئے۔ مختلف دفاتر قائم ہوئے یعنی ایک دفتر کے اندر ہی جنہوں نے اپنا اپنا نئی پود کا حساب سنبھال لیا تو اس پہلو سے دفاتر بہت ہیں جن کا اضافہ ہوا اور اب پانچویں دفتر کے اضافے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ آج میں تحریک جدید کے جس نئے سال کا اعلان کر رہا ہوں' یہ مختصر تاریخ میں نے بتا دی ہے اس کی۔ اس رپورٹ کی وصولی کے وقت 82 ممالک کی رپورٹیں مل چکی تھیں۔ 150 سے زائد ممالک ہیں جہاں جماعت قائم ہو چکی ہے ان میں سے 82 ممالک کی رپورٹیں ملنا بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑی سنجیدگی سے قائم ہو رہی ہیں۔ جہاں چھوٹی چھوٹی جماعتیں یا نئی جماعتیں ہیں اور بڑی ہیں وہاں تک پہنچنے میں ہم سے بھی غفلت ہے۔ ابھی ہماری طرف سے پوری طرح ان کے ہاں نظام کو رائج نہیں کیا گیا۔ اور ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ نظام تو رائج کیا گیا ہے مگر مرکزی بنیادی نظام۔ اور ابھی طوعی چندوں کی طرف ان کو واضح طور پر نہیں بلایا جا رہا کیونکہ اس سے خطرہ پیدا ہو سکتا تھا کہ ان کو شروع میں جو استطاعت ہے اس سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے۔ پس یہ وجہ ہے کہ اگرچہ ممالک زیادہ ہیں مگر تحریک جدید کے نظام میں نسبتاً کم ممالک شامل ہیں اور وہ بھی بڑی تعداد ہے۔ 82 ممالک کی رپورٹیں مل چکی ہیں (-) اس زمانے میں جب کہ میں کہتا تھا' جو آپ کہا کرتے تھے کہ کم سے کم اتنا فرض ہے' اس کا عشر عشیر بھی وصولی نہیں تھی۔ سوواں حصہ شاید ہزارواں حصہ بھی وصولی نہ ہو۔ (-) اب گزشتہ سال سے زائد ہیں باوجود اس کے کہ امریکہ کے متعلق میں بیان کر چکا ہوں کہ وہاں کافی کمی آئی ہے۔ اسی طرح پاکستان کی جو کرنسی کی حالت ہے آپ کو علم ہی ہے۔ انڈونیشیا کی کرنسی کی جو حالت ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ تو اس طرح بہت سے ممالک ہیں جن پر کرنسی کی خرابی کی وجہ سے اگرچہ چندے ان کے کم نہیں ہوئے مگر جب پونڈوں میں ان کو ڈھالا گیا تو کمی دکھائی دی ہے۔ اس لئے ان باتوں کے باوجود خدا تعالیٰ نے جب اتنی بڑی عظمت عطا فرمائی ہے تو یہ ایک اللہ کا خاص احسان ہے جس کا جتنا بھی ہم شکر ادا کریں کم ہو گا۔ **اس سال جرمنی کی جماعت کو مبارک ہو کہ وہ اول نمبر پر آئی ہے** باوجود اس کے کہ امیر صاحب مجھے ڈراتے رہے سارا سال کہ یہاں بھی حالات میں ابتری پیدا ہو رہی ہے۔ بہت سے مہاجر واپس بھیج دیئے گئے۔ چندوں میں کمی آ گئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے چندے میں سب دنیا سے اس دفعہ جرمنی کی جماعت آگے بڑھ گئی ہے۔ اس سے پہلے امریکہ اول نمبر پر ہوا کرتا تھا اب جرمنی کو توفیق ملی ہے۔ اور ان کی جو وصولی ہے وہ گزشتہ سال سے معمولی زیادہ نہیں گزشتہ کے مقابل پر ایک لاکھ پینتیس ہزار پونڈ زیادہ دیا ہے اس سال انہوں نے۔ اس کا مطلب ہے بہت محنت سے دوڑ میں حصہ لیا ہے۔ **ایک خاص جماعت جو قابل ذکر ہے وہ برما کی جماعت ہے۔**

حیرت انگیز ہے بظاہر ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور اتنے زیادہ ان کے بظاہر تو ان کی مالی حالت بھی اتنی اچھی دکھائی نہیں دیتی۔ برما کے حالات آپ لوگ جانتے ہیں مگر تحریک جدید کی طرف انہوں نے اس دفعہ بہت زور مارا ہے۔ پچھلے سال کے مقابل پر تین گنا زیادہ انہوں نے چندہ وصول کیا ہے۔ اور چھوٹی سی جماعت ہونے کے باوجود 45 ہزار پونڈ تحریک جدید کا چندہ ادا کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جو ٹیبلز ہیں وہ بدل گئیں اور اچانک **برما کا نام وہاں آ گیا ہے جہاں کبھی کسی شمار میں وہ تھا ہی نہیں۔ اول جرمنی' دوم پاکستان سوم امریکہ اور برطانیہ** "زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد" اس نے اپنی چوتھی پوزیشن کو نہیں چھوڑنا ہاتھ سے۔ اس دفعہ بھی اسی کا جھنڈا اٹھایا ہوا ہے چوتھی پوزیشن نہیں ہاتھ سے جانے دیتے۔ پانچویں پہ کینیڈا ہے اور چھٹی پہ برما۔ کہاں جس کا نہ تین میں شمار تھا نہ تیرہ میں وہ چھٹی پوزیشن پہ آ گیا ہے اور انڈونیشیا ساتویں پر چلا گیا ہے۔ ہندوستان برما کے مقابل پر اندازہ کریں کتنی بڑی جماعت ہے' ہندوستان آٹھویں نمبر پر ہے۔ اب کرنسی کی قیمت کم ہونا بھی ان کے لئے کوئی جواز نہیں رکھتا۔ برما کی جماعت سے مار کھا جانا یہ تو حد ہی ہو گئی **زندہ باد برما اور زندہ باد ہندوستان آئندہ کے لئے۔** سوئٹزر لینڈ نویں پوزیشن پر جا چکا ہے۔ اور دسویں پہ بیلجیئم اور جاپان ہیں۔ بیلجیئم نے بھی ماشاء اللہ بہت ترقی کی ہے چھوٹی سی جماعت ہونے کے باوجود اب وہ جاپان کے ساتھ برابر ہو گئی ہے۔ پس اس مختصر ذکر کے ساتھ اور اس آخری ذکر کے ساتھ کہ پاکستان میں جو نمایاں طور پر پہلی جماعتیں ہیں جو اول آئی ہیں اسی ترتیب سے جس ترتیب سے میں نام پڑھ رہا ہوں۔ **لاہور اول' ربوہ دوم' کراچی سوم' اسلام آباد**

چہارم' راولپنڈی پنجم اور باقی بہت سی جماعتیں ہیں جنہوں نے چھوٹے چھوٹے کام کئے ہیں ان سب کے لئے دعا کی تحریک کے طور پر انہوں نے لکھا ہے اس میں گوجرانوالہ' سرگودھا' جھنگ' گوجر خان' حافظ آباد' فیصل آباد' خوشاب' حیدر آباد' میرپور' کنری یہ ترتیب نہیں ہے بلکہ ایسی بہت سی جماعتیں ہیں جن کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ پہلے کی نسبت زیادہ توجہ دی ہے۔ اس لئے دعا کی مستحق ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں خطبے کے اختتام کا اور نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے ہر پہلو سے بہت مبارک کرے۔ اور اس دلچسپ دوڑ میں ہم ہمیشہ ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور ایک دوسرے کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرتے رہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پیر 7- دسمبر 1998ء

12-00	رات- جرمن سروس-
1-45	رات- چلڈرنز کارنر-
2-05	رات- درس القرآن-
5-00	رات- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
6-00	صبح- چلڈرنز کارنر-
6-20	صبح- لقاء مع العرب-
7-20	صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن- یو- ایس- اے- مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ از واشنگٹن-
8-10	صبح- اردو کلاس-
9-20	صبح- چینی زبان سیکھئے-
9-55	صبح- انگلش میں ملاقات- افریقی احباب کے ساتھ-
11-05	دوپہر- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
12-00	دوپہر- چلڈرنز کارنر- از لجنہ پاکستان-
12-20	دوپہر- درس القران نمبر 17 حضرت صاحب کے ساتھ-
1-50	دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00	سہ پہر- جلسہ سالانہ قادیان 1998ء- از حضور لائیو- اختتامی خطاب
4-30	شام- ڈاکو منٹری- قادیان دارالامان-
5-05	رات- تلاوت- خبریں-
5-45	رات- نارویجین زبان سیکھئے-
6-15	رات- انڈونیشین پروگرام-
7-15	رات- بنگالی پروگرام-
8-15	رات- ہومیو پیتھی کلاس- سبق نمبر 185-
9-20	رات- لقاء مع العرب-
11-10	رات- اردو کلاس-

منگل 8- دسمبر 1998ء

1-25	رات- جلسہ قادیان اختتامی تقریر حضور ایدہ اللہ 7- دسمبر 98ء
3-00	رات- ڈاکومنٹری- قادیان-
3-10	رات- کوئز- روحانی خزائن-
5-00	رات- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
5-45	صبح- چلڈرنز کلاس-
6-15	صبح- جلسہ سالانہ قادیان- اختتامی تقریر-
7-45	صبح- ڈاکومنٹری قادیان- دارالامان-
8-15	صبح- اردو کلاس-
9-20	صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
9-55	صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
11-05	دوپہر- تلاوت- درس حدیث- خبریں-
11-50	دوپہر- چلڈرنز کلاس
12-20	دوپہر- پشتو پروگرام خطبہ جمعہ 97-6-6-
1-25	دوپہر- کوئز- روحانی خزائن-
2-15	دوپہر- لقاء مع العرب-
3-20	سہ پہر- اردو کلاس-
4-25	شام- طبی معاملات- بچوں کی صحت-
5-05	رات- تلاوت- خبریں-
6-05	رات- انڈونیشین پروگرام-
7-05	رات- بنگالی سروس-
8-10	رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
9-15	رات- لقاء مع العرب-
10-15	رات- نارویجین زبان سیکھئے-
11-05	رات- تلاوت- درس- حدیث-
11-20	رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے داماد عزیزم ہمایوں کبیر ولد مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان مورخہ 98-11-23 کو قادیان سے بٹالہ جاتے ہوئے موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے ہیں۔ ضعیف اور دل کے مریض والدین کا قادیان میں واحد سہارا تھے۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی عمر پانچ سال ایک بیٹا عمر 4 سال پسماندگان چھوڑے ہیں۔ عزیزم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ کم سن بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز درویش والدین' اہلیہ و دیگر سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم چوہدری دوست محمد صاحب چٹھہ زعیم انصار اللہ آف چک نمبر 543/E.B ضلع وہاڑی کے برادر اکبر مکرم محمد شریف صاحب ولد چوہدری اللہ داد صاحب نمبردار مرحوم 23- نومبر 1998ء کو علی الصبح 3 بجے انتقال فرماگئے۔ مرحوم بوجہ فالج عرصہ سے صاحب فراش تھے۔

مکرم محمد شریف صاحب چک 543/EB کے نمبردار رہے۔ جماعتی طور پر سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم سید سعید الحسن صاحب مربی سلسلہ وہاڑی نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے موصوف کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ مورخہ 23- نومبر 1998ء لیاقت باغ سپورٹس کمپلیکس راولپنڈی میں پروفیسر مسز وسیم سکندر صاحبہ پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین مری روڈ راولپنڈی صدر تعلیمی بورڈ گرلز سپورٹس کمیٹی نے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی ہونہار طالبہ عزیزہ ثمرینہ حمید کو گولڈ میڈل سے نوازا۔ عزیزہ ثمرینہ حمید فیصل آباد بورڈ کی بیڈ منٹن کی ٹیم کے لئے منتخب ہوئی تھیں۔ اس ٹیم نے آل پاکستان انٹر بورڈز مقابلہ جات منعقدہ راولپنڈی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سپورٹس فیصل آباد کی طرف سے بھی عزیزہ کو نقد انعام سے نوازا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ادارہ کے لئے اور طالبہ کے لئے بابرکت بنائے اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(پرنسپل)

○ کالج ہذا کی طالبات نے گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین فیصل آباد کے زیر اہتمام' منعقدہ' بین الکلیاتی مقابلہ جات میں شرکت کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے' عزیزہ فتح مبین نے پنجابی مباحثہ میں دوئم انعام حاصل کیا۔ جبکہ انگریزی مباحثے میں' عزیزہ شوکت جہاں نے انعام حوصلہ افزائی حاصل کیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ طالبات کے لئے یہ اعزاز مبارک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کالج کو ایسی مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رحمت علی صاحب بٹ سابق سیکرٹری مال چندر کے منگولے عرصہ 3 سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج جاری ہے مگر صحت ابھی صحیح نہیں ہو رہی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

جا رہے ہیں۔ وہ آواز جو آپ اس وقت سن رہے ہیں۔ اس وقت انگلستان میں دس بجکر آٹھ منٹ ہیں وہ ہر لمحہ دنیا کے گرد برابر اس وقت گونج رہی ہے کہیں دن کے وقت کہیں رات کے وقت کہیں شام کے جھٹپٹے کے وقت کہیں شفق کیساتھ غرضیکہ یہ آواز اس عالمی شکل میں اس صورت کے ساتھ جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے نمائندے کی ہے۔ کل عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے کے لمحات آج ان چند لمحات میں سکڑ کر اکٹھے ہوگئے ہیں۔ یہ طلسماتی لمحات سے زیادہ حسین حقیقت کے لمحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آسمان پر منصوبے بنائے آج وہ زمین پر حقیقت بن کر ہمارے سامنے اتر رہے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 93ء)

ٹھوک کریانہ وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں
شیخ محمد علی اینڈ سنز
مین روڈ قلعہ کالروالا
(سیالکوٹ)
17:ٹ

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 5- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25درجے سنٹی گریڈ
7-دسمبر- غروب آفتاب 5-06
8-دسمبر- طلوع فجر 5-26
8-دسمبر- طلوع آفتاب 6-53

عالمی خبریں

امریکہ کی نئی مہم

امریکہ نے 210 مجاہدین کی گرفتاری کے لئے پاکستان سمیت 22 ممالک سے رابطہ کر لیا ہے۔ حرکت المجاہدین اور لشکر طیبہ سمیت 14 تنظیموں کو دہشت گرد قرار دینے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اسامہ کے ایک ساتھی سلیم بھاگانوالہ کو نئی دہلی سے گرفتار کر لیا۔ ایک اور ساتھی ترکی سے ریحان عزام کو گرفتار کر کے خصوصی طیارے میں امریکہ پہنچا دیا گیا۔ مصر میں بھی 6-افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

کلنٹن پر الزامات ثابت

صدر کلنٹن پر جھوٹ بولنے اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا الزام ثابت ہو گیا۔ صدر نے انصاف کی راہ میں روڑے اٹکائے اور گواہوں کو حقائق بیان کرنے سے روکا۔ 14-دسمبر کو مواخذے کے حتمی فیصلے کے بارے میں ووٹنگ کرائے جانے کا امکان ہے۔ خصوصی کمیٹی آئندہ ہفتے تحقیقات مکمل کر لے گی۔

امریکہ کی خواہش

امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستان طالبان سے تعلقات مکمل ختم کر دے۔ اسامہ کر گرفتار کرانے میں مدد دے۔ اور سی ٹی بی ٹی پر تمام پابندیاں اٹھائے جانے اور امداد ملنے سے پہلے دستخط کر دے۔

ایشیا کے بحران کی ذمہ داری

ورلڈ بنک نے الزام عائد کیا ہے کہ ایشیا میں معاشی بحران کے ذمہ دار امریکہ اور آئی ایم ایف ہیں۔ ان کے غلط فیصلوں نے ایشیائی ممالک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ عالمی بنک نے اپنے ہم منصب ادارے آئی ایم ایف پر الزامات عائد کئے ہیں۔

ہندوؤں کے خلاف مظاہرہ

لاکھوں بھارتی عیسائی ہندو جنونیوں کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے۔ یونائیٹڈ کرسچین فورم کی اپیل پر ملک بھر میں مظاہرے ہوئے۔ سکول اور کالج بند رہے۔ مظاہرے راہبات پر حملوں اور پادریوں کے قتل، بائبل کو جلانے اور چرچ تباہ کرنے کے خلاف ہوئے۔

یاہو کا انکار

اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے امریکی احتجاج کو مسترد کرتے ہوئے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کو واپس بلانے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی کابینہ نے بھی اپنے اجلاس میں فلسطینوں کے مظاہروں کے بعد فوجیں واپس بلانے کا فیصلہ معطل کر دیا۔

شمالی کوریا کا سخت لہجہ

شمالی کوریا نے امریکہ کے خلاف سخت لہجہ اختیار کر لیا۔ شمالی کوریا کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ وہ امریکی استعمار کے خلاف جنگ کے لئے تیار ہیں۔

افغان مسئلہ اقوام متحدہ میں

روس افغان مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے گیا ہے۔ روس نے کہا ہے کہ اگر طالبان نے جنگ بند نہ کی تو پابندیاں لگا دی جائیں۔ روس کی طرف پیش کردہ اس قرارداد پر منگل کو سلامتی کونسل میں رائے شماری ہو گی۔

سرب جرنیل پر مقدمے کی تیاریاں

بوسنیا میں سات ہزار مسلمانوں کے قاتل سرب جرنیل پر مقدمہ کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ مجرم تین دن قبل گرفتار ہوا ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہیگ میں جنگی جرائم ٹریبونل میں شروع ہو گی۔

ملکی خبریں

اسامہ کی گرفتاری سے انکار

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کی گرفتاری ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ امریکہ نے دباؤ ڈالا ہے لیکن افغان حکومت اپنے معاملات میں خود مختار ہے اگر اسامہ دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث ہے تو ہم اس کی حمایت نہیں کرتے۔ طالبان سے بات منوانا ہمارے لئے خاصا مشکل ہوتا ہے۔ وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس کے اثرات پاکستان پر پڑتے ہیں۔ وزیر اعظم نے امریکی ٹیلی ویژن سی این این کو انٹرویو میں کہا کہ زبردستی کی سفارت کاری غیر اخلاقی ہے دباؤ ڈال کر دستخط نہیں کرائے جاسکتے۔ تمام ممالک سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں مگر سلامتی پر سودے بازی نہیں کر سکتے۔ تمام پابندیاں اٹھائی جائیں تو ستمبر 99ء میں ایٹمی معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔ قومی سلامتی کے بارے میں خدشات اب بھی برقرار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سفارت خانوں میں بم دھماکوں کے دو ملزم رہا کرنے کی خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ ہم نے ایک ملزم کینیا کے حوالے کر دیا تھا۔ جو دہشت گردی کے خلاف ہماری جدوجہد کا ثبوت ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اور بھارت آپس کے مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر حل نہیں کر سکتے۔

پاکستان کے خدشات

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کے خدشات تسلیم کر لئے ہیں۔ صدر کلنٹن نے پاکستان کو اقتصادی مشکلات پر قابو پانے میں مدد دینے پر اتفاق کیا ہے۔

وعدہ معاف گواہ کا بیان

بینظیر بھٹو کے خلاف وعدہ معاف گواہ احمد صادق نے جو سابق وزیر اعظم کے پرنسپل سیکرٹری تھے احتساب بنچ کے سامنے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بینظیر بھٹو سے زرداری کی سرگرمیوں کی شکایت صرف زبانی کی تھی۔ یہ غلط ہے کہ حکومت کے ساتھ سودے بازی کے نتیجے میں مجھے مقدمات اور ریفرنسوں سے ڈراپ کیا گیا ہے احتساب بنچ نے کہا کہ وزیر بھی ایسے ہاتھ نہیں آتے سیکرٹری سے کہتے ہیں کہ کام کر دیں تحریری آرڈر بعد میں دیکھا جائے گا۔

قاضی کی اطلاع

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف کی صدر کلنٹن سے ملاقات صرف بیس منٹ جاری رہی۔ بھکاری بننے سے یہی حال ہوتا ہے۔

زرداری کی تنقید

سینیٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ حکمران سولیموزین کاریں کرایہ پر لے کر بھیگ مانگ رہے ہیں۔ جنرل سیلز ٹیکس کے معاملے پر حکمرانوں نے جو بویا تھا وہی کاٹ رہے ہیں۔

لاہور دہلی بس سروس

لاہور اور دہلی کے درمیان بس سروس شروع کرنے کے معاملے پر مذاکرات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔

حکیم سعید کے قاتل باجوڑ سے گرفتار

حکیم سعید کے قتل میں ملوث چار افراد کو سرحدی علاقہ باجوڑ ایجنسی سے گرفتار کر لیا گیا۔ یہ لوگ ایک قبائلی سردار کی پناہ میں تھے۔ انہیں باجوڑ پہنچانے والا بھی پکڑ لیا گیا۔

نواز شریف کے خلاف ریفرنس

پیپلز پارٹی نے نواز شریف کے خلاف ایک اور ریفرنس دائر کر دیا ہے۔ اس میں الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے 1990ء کے ضمنی الیکشن میں آئی جے آئی کے مقابلہ میں ایک امیدوار کی دستبرداری کے لئے رشوت دی تھی۔

18-ارب ڈوب گئے

نواز شریف کے دورہ امریکہ کے نتیجے میں سٹاک مارکیٹ کریش ہو گئی جس سے حصہ داروں کے 18-ارب روپے ڈوب گئے۔

خالص اور معیاری ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز
الیف بی ڈسٹری بیوٹرز طارق مارکیٹ ربوہ
☎ : 212352

ہمارے ہاں جستی روم کولر• گیزر• کوکنگ رینج روم ہیٹر• ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
☎ 5114822 5118096

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے
/۳۰۰ روپے
زد جام عشق خاص سونے چاندی کی گولیاں شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچر، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعائت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 771 - 213156 ★ FAX (4524) 212299

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
☎ آفس : 212764
گھر : 211379